سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار تمام مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں (رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷)

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سید نا نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک وارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر رضہ مصلح موعود خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

120

شرح قیمت
جو پیشگی لیجائیگی
عوام ص
خواص عہ
ہندوستان سے
باہر سے
غیر مذاہب اہل
غیر مستطیع احباب
سے لیے

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ط
بیشک خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جبتک وہ قوم اپنی حالت کو بدلے۔

Digitized by Khilafat Library

البدر

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

بیادر بزم مستاں تا بہ بینی عالمی دیگر بہشتی دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد (۱۸) | مورخہ ۷۔ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ۱۴۔ رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری | نمبر (۲۹)

الحکم کی فائلوں کی رعایتی قیمت کا اعلان

(۱۔ جولائی ۱۹۰۳ء سے لیکر ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء تک)

الحکم کے دوبارہ اجرا سے بہت سی مالی مشکلات کا سامنا ہوا ہے بورڈ آف ٹرسٹیز نے تو آخیر تک روپیہ قرض لیکر اخبار جاری رکھا ہے اور کسی حد تک بعض سرپرستان الحکم نے بھی بورڈ مذکور کو مدد دی ہے مگر یہ مدد موجودہ ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ناکافی ہے ایسی حالت میں ہمارے بعض مہربان بجائے مدد دینے کے الحکم کے وی پی وصول کرنے انکار کرتے ہیں اور خانہ کو ضعف پہنچاتے ہیں۔ اس بوجھ کو اور بھی ہلکا کرنے کے لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ الحکم کے گذشتہ سالوں کے فائلوں کی قیمت میں رعایت کر دیجائے گی چنانچہ ۱۹۰۳ء سے لیکر ۱۹۰۸ء تک کے چھ سالوں کے فائل بجائے ساٹھ روپے کے صرف چالیس روپے میں دیئے جائیں گے ۱۹۰۹ء سے لیکر ۱۹۱۳ء تک پانچ سالوں کے فائل جو خلافت اول کے زمانہ میں لکھے گئے تھے بیس روپے پر دیئے جائینگے +

اور ۱۹۰۳ء سے پہلے کے فائل جنکی کاپیاں

بالکل تھوڑی تعداد میں موجود ہیں اور جو بالکل نایاب ہیں ان میں سے ہر ایک فائل پندرہ روپیہ پر دیا جائیگا۔

جو لوگ الحکم کی لائف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہے جسکو سلسلہ کیخدمت کرتے آج اٹھارہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے فائل کوئی آجکل کے اخباروں کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ ان کا ایک ایک صفحہ بیش بہا خزانوں سے پُر ہے اور یہ تمام سلسلہ کی ایک مکمل تاریخ ہیں ان کے مطالعہ سے انسان آج بھی ویسا ہی فایدہ حاصل کر سکتا ہے۔ جیسا کہ آج سے کئی سال پیشتر فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ اگر ہمارے دوست فائلوں کی خریداری کیطرف متوجہ ہوں تو ایک تو ان کو تھوڑی قیمت میں قیمتی خزانہ مل جائے گا۔ اور دوسرا الحکم کی موجودہ مالی مشکلات میں مدد ہو جائے گی

(مینیجر الحکم)

سید حامد شاہ صاحب کی نظم کی متعلق ایک ضروری اعلان

۲۸ فروری ۱۹۱۴ء کے الحکم میں ہم نے حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کی ایک نظم کے متعلق اعلان کیا تھا جو انہوں نے ایک رویاء صالحہ کی بنا پر الحکم کی اعانت کیلئے ہمارے پاس بھیجی تھی اور جسکے متعلق اسی رویاء صالحہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو حکم دیا کہ الحکم کو دیدو وہ اسکو چھاپے اور اسکی قیمت سات روپیہ کمی افسوس حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی وفات حسرت آیات اور دیگر قومی کشمکش نے ہمیں فرصت نہ دی کہ ہم اس کام کو بہت جلد پورا کر کے اپنے دوستوں کی خدمت میں یہ عجیب نظم پیش کریں آج ہم اپنے بھائیوں کو مطلع کرتے ہیں کہ نظم عنقریب نہایت عمدہ کاغذ پر شایع ہونیوالی ہے خریداری کی درخواستیں مینیجر الحکم کے پاس فوراً آجانی چاہئیں۔ الحکم کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہو چکا ہے اور اس نظم کو سات روپے پر خریدنا الحکم کی ایک طرح کی اعانت کرنا ہے امید ہے اگر ہمارے دوست اس کار خیر میں حصہ لینگے تو الحکم کی آیندہ کی مشکلات کا سوال ایک حد تک حل ہو جائیگا اور بورڈ مذکور کو بھی اسکو مضبوط کرنیمیں بہت کچھ آسانی ہو جائیگی +

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک و ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا

مُراسلات

(ایک خط اور اس پر ریویو)

(گذشتہ سے پیوستہ)

ضرور کی تھی - تو حضرت صاحبزادہ صاحب کی خلافت اور امامت پر کیوں خواہ مخواہ اعتراض کیا جاتا ہے - حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں مصلح موعود اور بشیر ثانی از روئے الہام ٹھیرایا ہے اور اپنے اولاد وں میں اولوالعزم قرار دیا ہے - تو کیا اب ان لچر اور فضول مغالطوں سے یہ جو فتنہ جماعت میں پھیلایا جاتا ہے وہ کبھی اولوالعزم کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں پھر سنا جاتا ہے کہ ایک مجلس شوریٰ قایم کرینگے - کنکی - خیر احمدیوں کی - اور کس واسطے کہ نعوذ باللہ ایک خدا کے مقررہ خلیفہ کو معزول کریں حاشا وکلا ع -

"ایں خیال است و محال است و جنوں"

پھر اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب میں سوائے سوسن ہونیکے اور کوئی خصوصیت نہیں اے حسد یا تعصب یا کبر تیرا ستیاناس - تو نے کس قدر قوموں کو سابقہ قرون میں ہلاک اور تباہ کیا - شیطان ابلیس تباہ ہوا - تو فقط تیری بیدولت فرعون غرق ہوا - تو تیری مہربانی اور یہودیوں پر قیامت کے دن تک لعنت پڑی - تو تیری نوازش سے - اور ابوجہل ہلاک ہوا - تو تیری آشنائی سے - اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود ع کے مقابلے میں بیشمار ہلاک اور تباہ کئے مگر تیرے میں کچھ ایسا جادو ہے کہ لوگوں کو خواہ مخواہ بھی اپنے پھندے میں پھنسا لیتا ہے - بھلا - بالفرض محال اور کوئی خصوصیت نہ سہی - سوسن ہی سہی - تو کیا قرآن کریم میں قد افلح المؤمنون سے اب انکار ہو گیا ہے - کہ فقط دیگر کسی خصوصیت کے نہ ہونے سے نعوذ باللہ انپر فابو پاؤ گے - کچھ تو خدا سے ڈرو - ان کے متعلق مذکورہ بالا الہاموں کی ہی قدر کرو - کیا یہ خصوصیت نہیں ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میاں صاحب کو مصلح موعود بشیر ثانی اور اولوالعزم قرار دیئے گئے - اور پھر کیا یہ خصوصیت انہیں حاصل نہیں ہے - کہ آپ عالم باعمل اور متقی ہیں - کسی کو انکار کی گنجایش ہو سکتی ہے - جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم مغفور اکثر مجلسوں میں اپنی زندگی میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو سلسلے کے اکابر علماء اور فضلا کے اوپر امیر قافلہ مقرر فرما کر بھیجا کرتے تھے اور پھر اس سے بڑھکر آپ کی قابلیت اور لیاقت اور زہد اور تقویٰ کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ مجلس معتمدین کے آپ ممبر ہیں - اور حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت میں ہمیشہ ان کی ارشاد کے ماتحت نماز جمعہ اور دیگر نمازیں پڑھایا کرتے تھے مدرسہ احمدیہ اور لنگر خانہ اور الحکم کا احیاء اور آپ کی قابلیت اور لیاقت اور ہر دل عزیزی کے کرشمے ہیں - اور آپ کی ہر دل عزیزی اور اخلاص اور خیر خواہی کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ سوائے محدود سے چند اشخاص جو کہ غالباً انگلیوں پر شمار ہو سکتے ہیں - اور لاہوری پارٹی اور سازش سے تعلق رکھتے ہیں - تقریباً تمام احمدی قوم نے انہیں خلیفہ اور امام تسلیم کر لیا ہے ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم - پھر کہا جاتا ہے کہ اور سب باتیں جانے دو - آپکی عمر کا سوال ایسا ہے کہ آپ سلسلہ کی روحانی اور جسمانی بوجھوں کے متحمل اور متکفل نہیں ہو سکتے ؟ ع

بہ بیں عقل و دانش بباید گریست :

اگر آپ اس چھوٹی عمر میں اس قدر گراں ذمہ داری کے کام حضرت خلیفۃ المسیح موعود مرحوم و مغفور نگرانی میں سرانجام دیتے رہے ہیں - اور آپ کو اس میں خاطر خواہ کامیابی بھی ہوئی ہے تو اب بھلا ان امور میں کس طرح اور کس پہلو سے نقص واقعہ ہو سکتا ہے - جبکہ آپ پہلے ہی خوب تجربہ کار ہیں اور سلسلے کے ہر ایک شعبے سے پوری پوری واقفیت رکھتے ہیں - علاوہ ازیں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ع

بزرگی بعقلست نہ بسال - تو نگری بدل است نہ بمال

اور قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آیا ہے یکلم الناس فی المھد وکھلاً ومن الصّٰلحین اور ۳۳ سال کی عمر میں واقعہ صلیب پیش آیا - حالانکہ اس وقت نبوت کا دعویٰ تھا - اور حضرت یوسف بھی ابھی چھوٹی عمر ہی کے تھے جبکہ ان کو رویا صادقہ آیا تھا غرضیکہ جبکہ دیگر اور خصوصیتیں امام اور خلیفہ بننے کیلئے موجود ہوں - تو چھوٹی عمر امامت اور خلافت کے منافی ہرگز نہیں - حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ مرحوم و مغفور نے بھی اپنی وصیت مورخہ ۴ مارچ ۱۹۱۴ء میں اپنے جانشین کے کی عمر کے متعلق کچھ نہیں لکھا - حالانکہ صاحبزادہ صاحب کے برخلاف امامت اور خلافت کے متعلق اسکی زندگی میں لاہور سے اظہار الحق جیسے گندے ٹریکٹ بھی شایع ہوئے - جس سے آپ نے اظہار ناراضگی کیا - اگر آپ صاحبزادہ صاحب کی خلافت کے برخلاف ہوتے تو چھوٹی عمر کے متعلق ہی جماعت کو اشارہ کر جاتے - آپ نے تو بلکہ خواجہ سلیمان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نظیر پیش کر کے سلسلہ پر احسان کیا ہے -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے احباب نے بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کرتی ہے - اور کیا ان احباب کے سوائے جنہوں نے بیعت نہیں کی - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی بھی پر رعب نہیں پھر پرانے احباب کی رسوائی کیسی - پھر غضب یہ ہے تا حال ہماری جماعت کے سامنے کوئی ایسا شخص جو کہ خلافت اور امامت کا اہل ہوتا پیش بھی نہیں کیا جاتا - تاکہ اسکی ہر دلعزیزی کا تو یہ شک جاتا اور بالفرض محال ایسا کوئی صاحب اس منصب جلیلہ پر مسند نشین بھی ہو جاتا جو کیا جنہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کر لی ہے اور حضرت صاحب کے پرانے احباب میں سے ہیں - اگر وہ اس صاحب کی بیعت پر رضامند نہ ہوتے تو اس کا علاج بھی کوئی تھا -

اسکے بعد دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ ہماری جماعت کو فتنہ و فساد سے محفوظ رکھے ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکٰفرین امین ط ہ

(حاررکسار غلام احمد خان مختار عدالت و میر مجلس انجمن احمدیہ پاک پٹن اصل متوطن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور)

کھلی چٹھی بخدمت سکرٹری صاحب انجمن اشاعت اسلام لاہور

نمبر (۱)

اخی المکرم جناب ایڈیٹر صاحب الحکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

براہ مہربانی اس چٹھی کو اپنے اخبار گوہر بار کے اگلے اشو میں ضرور چھاپ کر بندہ کو مشکور فرماویں

(تا بعدار ہدایت اللہ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول گجرات

جناب من السلام علیکم - آپ کے مرسلہ تین رسالے اسمہ احمدؐ المصلح الموعود (مصنفہ مولوی محمد علی صاحب) ؎ ؎ ؎

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ (مصنفہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب) میرے پاس پہونچے۔ میں ان کے واسطے آپکا نہایت مشکور ہوں۔ مگر میں آپ کو یہ بتا دینے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ ان رسالوں میں ایسے دلایل ہرگز نہیں دیئے گئے کہ جن سے ایک دانشمند دل تسلی پذیر ہو سکے اور وہ دامن خلافت کو چھوڑ کر آپ صاحبان کیطرف رجوع کرے رسالہ اسمہ احمد میں آپ نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے آیت مبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہرگز نہیں ہیں۔ حالانکہ آپ کے امثال نے اور آپ نے بھی حضرت اقدس علیہ السلام مغفور و مرحوم کی بیعت کرتے وقت یہ کہا تھا۔ کہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے جن میں میں مبتلا تھا توبہ کرتا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب معلوم نہیں کہ یہ الفاظ آپ نے دل سے کہے تھے یا کہ صرف زبانی؟ اور دل میں کچھ اور تھا۔ اس وقت بھی تو آپ ماشاء اللہ پڑھے لکھے اور ایسے ہی لایق اور فہیم تھے؟ جیسے کہ اب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرحوم و مغفور نے فرمایا مجھپر ایسے ہی وحی ہوتی ہے جیسے کہ انبیاء سابقین پر اور یہ کہ خدا نے مجھکو آدم۔ نوح۔ ابراھیم یوسف وغیرہ ناموں سے پکارا ہے۔ اور نیز فرمایا کہ مجھکو اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ قرآن کریم پر اور آپ جانتے ہیں کہ نبی اور غیر نبی میں بڑا فرق وحی ہی کا ہوتا ہے۔ باقی بشریت میں تقریباً مساوی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے "قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ" یعنے کہو کہ میں تمہاری طرح ہی بشر ہوں (کھانے پینے پہننے مکان ازدواج وغیرہ کی احتیاج رکھتا ہوں) مگر تم میں اور مجھ میں فرق یہی ہے کہ مجھکو خدا تعالےٰ نے اپنی وحی سے مخصوص کیا ہے اور تم کو یہ نعمت حاصل نہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ وحی کا شرف صرف انبیاء کے لئے خدا تعالےٰ نے رکھا ہوا ہے غیر نبی وحی سے مشرف نہیں کیا جاتا۔

اسی دعوے کی وجہ سے تمام ملک میں آپ کی مخالفت کا علم کھڑا کیا گیا۔ اور جا بجا حضور علیہ السلام کے ساتھ مقابلے اور مباہلے شروع ہوئے۔ اور ان سب میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مظفر و منصور کیا۔ اور دشمنان کی روسیاہی اور ہلاکت ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ اگر میں اس دعوئی وحی یا نبوت میں کاذب ہوں تو اللہ تعالےٰ مجھے ہلاک کر کے دنیا پر ثابت کر دیگا کہ وہ اپنے دعوئی میں (نعوذ باللہ) کاذب اور مفتری تھا ورنہ وہ مجھے نصرت اور فتح بخشکر میری صداقت پر مہر کر دیگا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آنجناب کو ہر مقابلہ میں مظفر و منصور کر کے آپ کو صادق اور منجانب اللہ ثابت کر دیا۔ اور دشمن ہر میدان میں خاسر و خائب ہوئے حضور علیہ السلام ہمیشہ یہ آیت پیش فرماتے رہے کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے: "لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین الخ" یعنے اگر تو مجھپر افترا کرے۔ تو میں تمہیں ہلاک کر دوں یعنے جھوٹے نبی یعنے مفتری علے اللہ کی سزا جلد ہلاکت ہے۔ مگر سچے کے لئے فروغ اور روز افزون ترقی۔ جیسا کہ حضرت اقدس کے لئے ہوئی؟

اور یہ آیت بھی پیش فرماتے رہے "ولقد خاب من افتریٰ"۔ تو لازم ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے نبی اور برگزیدہ خدا ثابت ہوئے۔ کیونکہ سوائے انبیاء کے کسی کے ساتھ ایسا معاملہ خدا تعالےٰ کیطرف سے نہیں ہوتا۔ پھر وہ فرماتے رہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ مگر خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کرے گا" اب ہم سمجھ سکتے کہ "نذیر" سے یہاں مراد سوائے نبی کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ پھر جناب نے فرمایا "من حجت اللہ ہستم" "من عزت اللہ ہستم" یعنی میں خدا تعالےٰ کیطرف سے یہ مراتب حاصل کر کے آیا ہوں۔ پھر عیسایوں کیلئے یعنے کسر صلیب کیلئے مسیح موعود اور مسلمانوں کیلئے مہدی کے یعنے کسر صلیب کیلئے مسیح موعود اور مسلمانوں کیلئے مہدی کے القاب حاصل کئے۔ مہدی کا نام ظاہر کرتا ہوں کہ اس وقت مسلمان کہلانے والے ہدایت پر نہیں ہونگے ورنہ کسی مہدی کے آنے کی کیا ضرورت؟

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

(ہدایت اللہ ماسٹر از گجرات)

سرپرستان الحکم کی خدمت میں التماس

ہے کہ جدید خریدار مہیا کرنے کی طرف توجہ فرماویں (مینجر)

حامیان پیام کے نام ایک خط

بخدمت جناب مخدومی و مکرمی شیخ یعقوب علی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد دعاء و سلام کے عرض ہے کہ ہم نے کئی دفعہ حامیان پیام کو لکھا ہے کہ ہمیں کوئی رسالہ یا اخبار روانہ نہ کیا جاوے مگر وہ بار بار کوئی نہ کوئی رسالہ بھیجدیتے ہیں۔ سو آپ ضرور بضرور اخبار میں شایع کر دیں کہ گو پیغام پارٹی اپنے زعم میں یہ سمجھتی ہے کہ ہم اشاعت اسلام کرتے ہیں۔ مگر ہم یقیناً کہتے ہیں کہ وہ اشاعت اسلام نہیں بلکہ اشاعت اسلام میں روک ڈالتے ہیں۔ اور مسلم انڈیا اور رسالہ اشاعت اسلام بار بار روانہ کر دیتے ہیں باوجودیکہ منع کئے گئے۔

ہمیں ان کے رسالہ جات وغیرہ کے پڑھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ زیادہ تاکید ہے۔ والسلام۔

(بنی بخش غلام محمد تاجران پشمینہ امرتسر)

رسالت احمد صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر (۲)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ الہ ادہم صفحہ ۶۷۳ پر خود لکھ چکے ہیں کہ احمد اور عیسےٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کیطرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ اپنی ذات میں ایک مکمل فقرہ ہے اور صاف ظاہر کر رہا ہے کہ احمد اور عیسیٰ ایک ہی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کی پیشگوئی احادیث میں وضاحت سے موجود ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان پیشگوئی کا قرآن کریم میں بھی ضرور ذکر ہوتا۔ تاکہ وہ لوگ جو بشری اقوال کو قرآن مجید کے رو سے قابل حجت قرار نہیں دیتے۔ اور قرآن کریم کو سچے دل سے ماننے کا دعوی کر کے حضرت مسیح کی آمد ثانی کے منکر بنتے ہیں۔ ملزم ثابت ہو سکتے۔

اس لئے کہ ہم نے مسیح ثانی کا ان الفاظ میں ذکر کر دیا - کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی مسیح کے بعد مسیح کی طرح کا ایک رسول مسیح ثانی آوے گا - مگر ایسے رسول کا نام احمدؐ ہوگا - اور پیشگوئی کرنے والے مسیح سے یہ دوسرا مسیح ہر رنگ میں حمد لئے ہوئے ہوگا - اور پیشگوئی کرنے والے مسیح سے **اپنی تمام شان سے بڑھ کر** ہوگا - اور ہر طرح کی حمدؐ کا انتہیٰ اس پر ہوگا اور وہ مسیح ممدوح اور احمدؐ ہوگا - کیا ہی سچا قول الٰہی ہے کہ یتیم اسمک ولا یتیم المسمیٰ اور کیسی ہی شان احمدیت کا نظارہ ہے کہ اللہم بجمالک من العرش - الغرض جس آنیوالے کے لئے احادیث میں مسیح موعود یا مسیح بن مریم یا مسیح نبی اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا قرآن کریم میں اسی مسیح ثانی کیلئے احمدؐ کا لفظ استعمال کیا گیا - کیونکہ مسیح کی بعثت اول کی نسبت مسیح کی بعثت ثانی اپنی ہر شان میں بڑھ کر ہوتی تھی اور یہ ایک ایسی واضح اور بیّن بات ہے جس پر اہل نصاریٰ کا بکلی اتفاق ہے اور جس پر موجودہ اناجیل ڈنکے کی چوٹ سے شہادت دے رہی ہیں چونکہ حضرت مسیح بن مریم کا یہ اپنا فیصلہ موجود ہے کہ کسی کی بعثت ثانی سے مراد اس کے مثیل کی بعثت ہوتی ہے اور ایلیا نبی کی آمد سے مراد ایلیا کی خواہ خصلت اور عادات اور صفات کا ایک دوسرا شخص یعنی یوحنا تسلیم کیا جا چکا ہوا ہے - اور اگر مسیح بن مریم کے اس فیصلے کو ایلیا نبی کی آمد کے بارہ میں اس نے دیا تسلیم نہ کیا جاوے تو پھر حضرت مسیح بن مریم کا اپنا دعویٰ بالکل ہی قابل تسلیم نہیں رہتا - اس لئے بہر صورت مسیح بن مریم کے فیصلے کو حق مانتے ہوئے اور قرآن کریم کے اس طرز کلام کو مدنظر رکھتے ہوئے جو سراسر مماثلتوں سے پر ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح بن مریم نے جو اپنی دوبارہ آمد کا ذکر کیا تو وہ دراصل ان کے مثیل کی آمد تھی - اور یہی وجہ ہے - کہ قرآن کریم میں جب مسیح کی پیشگوئی کا ذکر ہوتا تو آنے والے رسول کو حرف (ب) اور پھر تنوین (ـٍ) سے مخصوص کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے کیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے والے کو معلوم ہو کہ **مسیح کی مانند خاص رسول** جو مسیح کے بعد آوے گا - تو اس کا نام بمحکمہ رسالت میں احمد ہوگا - اور بلحاظ رسول ہونیکے وہ احمدا ہوگا - ہاں بلحاظ بشر ہونے کے وہ **غلام احمدؑ** ہی ہوگا اور اپنے احمدؐ ہونے پر خود بھی ایمان رکھتا ہوگا یہی وجہ ہے کہ ازالہ اوہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود لکھا ہوا ہے کہ **اس آنیوالے کا نام جو احمدؐ رکھا گیا وہ بھی اس کے مثیل ہونیکی طرف اشارہ ہے** - گویا آنیوالے رسول کا جو احمدؐ نام رکھا گیا تو وہ اسلئے رکھا گیا کہ وہ مثیل مسیح ہے اور اگر کوئی کہدے کہ حضرت محمد رسول اللہ ہی احمدؐ ہیں - تو اول تو انہوں نے مثیل مسیح ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا (۲) دوسرے ان کو فقط احمدؐ - اور مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہو - آجتک کسی مسلمان نے بھی نہیں تسلیم کیا اور تسلیم کیسے کریں جبکہ حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین نے بھی فقط احمدؐ اور مجرد احمدؐ ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا اور تمام مسلمان مانتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمدؐ ہی نہیں بلکہ محمدؐ بھی ہیں لیکن قرآن کریم کی پیشگوئی میں تو مجرد احمدؐ کا ذکر ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام لکھتے ہیں - کہ **آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا**

حضرت مسیح بن مریم کی پیشگوئی کے ماتحت مجرد احمدؐ جو حقیقت عیسویت رکھتا ہے اور جو مثیل مسیح ہو وہ صرف حضرت مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ہی دعویٰ ہے اور ان کے سوائے آج تک دنیا میں برطبق پیشگوئی مجرد احمدؐ ہونے کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا -

(باقی آئندہ)

عیسائیت پر ایک نظر

یہ نہ سمجھو کہ میں صلح کرانے آیا ہوں - صلح کرانے نہیں - بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں (متی باب ۱۰ - آیت ۳۴) اس آیت کا مطلب انجیل میں خواہ کچھ ہی ہو - مگر وہ لوگ جو عیسائی مذہب کی تاریخ پر دور ابھی عبور رکھتے ہیں - ان سے پوشیدہ نہیں کہ جب سے دنیا میں عیسائی مذہب کا ظہور ہوا ہے - اسکی برکت سے لوگوں میں وہ تلوار چلی ہے کہ اب تک ختم ہونیں نہیں آتی - عیسائیوں اور یہودیوں کی دشمنی اب ضرب المثل بنگئی ہے - مگر خود عیسائیت کے متعدد فرقوں میں ایسی خطرناک جنگیں ہوئی ہیں جنکی نظیر اور کسی جگہ نہیں ملتی ! سولھویں صدی دنیا میں ہمیشہ بدنام رہے گی - کیونکہ اس میں عیسائی مذہب کے دو گروہ ہوگئے ایک تو وہ گروہ جو پرانے مذہبی رسم و رواج کو قایم رکھنا چاہتا تھا - اور گرجوں میں بت رکھنا باعث فخر سمجھتا تھا - اور دوسرا وہ گروہ جو بت پرستی کے برخلاف تھا - اور ان حیا سوز اور ان ناقابل شنید برائیوں کا قلع قمع کرنا چاہتا تھا - جو اول الذکر فرقے کا جزو ایمان بنگئی تھیں اور جنکا انجیل میں نام و نشان نہیں ملتا - وہ بادشاہ جو پاپائے روم کا جوا اپنی گردن سے اتارنا چاہتے تھے - وہ اس فرقے کے حامی بنے جنکو پروٹسٹنٹ کہتے تھے - پندرہویں صدی کا نصف ابھی گذرنے نہیں پایا تھا کہ یوروپ کے دو گروہ بنگئے - شمالی یورپ کے بادشاہ پروٹسٹنٹ فرقے کے حامی بنے - اور جنوبی یوروپ کے بادشاہ جو پرانے مذہب کے دلدادہ تھے - اور جنکی بہت سی اغراض پاپائے روم سے وابستہ تھیں - روسن کیتھولک فرقے کے لوگوں کا دم بھرنے لگے - اور مدت تک انہیں خوب تلوار چلی - اور تلوار پر ہی کیا منحصر ہے - جہاں کسی کا داؤ چلا - اس نے اپنے مخالف فریق کو جلایا - قتل کرایا - سخت سے سخت عذاب دیا - اور کیا کچھ نہ کیا کہتے ہیں کہ خاص شہر پیرس میں دس ہزار پروٹسٹنٹ صرف تین دن میں قتل کئے گئے - اور سارے ملک فرانس میں ایک لاکھ آدمی صرف مذہبی اختلاف کی بنا پر قتل کرا دیئے گئے - اور پاپائے روم نے بجائے اظہار تاسف کے جو انسانیت کا تقاضا ہونا چاہیئے تھا اس پر خوشی کے شادیانے بجائے - انگلستان کی ملکہ میری خونی میری کے نام سے مشہور ہے - کیونکہ اس نے اپنی سلطنت میں بہت سے پروٹسٹنٹ لوگوں کو قتل کرایا - یہ تو عیسائی مذہب کے پیروؤں کا اپنے بھائی بندوں سے سلوک ہے - غیر مذاہب والوں سے جو سلوک انہوں نے روا رکھا ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقع سے بخوبی ہو سکتا ہے - انہی دنوں جب یسوع مسیح کی بھیڑیں بھیڑیوں سے بڑھ کر خونریزیاں کرتی تھیں

مسلمانان ہسپانیہ کے ساتھ انہوں نے جو سلوک کیا تھا۔ اس کا حال یوں بیان کیا ہے۔ کہ ۱۴۹۲ء میں جب عیسائیوں نے ہسپانیہ مسلمانوں سے فتح کیا تو ان کو یقین دلایا کہ تم کو وہی حقوق حاصل ہونگے۔ جو دوسرے عیسائیوں کو ہیں۔ اور تمہیں پوری پوری مذہبی آزادی نصیب ہوگی۔ مگر کسکے وعدے اور کس کا ایفاء۔ تھوڑے ہی عرصے بعد اکثر مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنالیا گیا۔ اور ان کو حکم دیا کہ تمہیں وہی لباس پہننا ہوگا جو عیسائی پہنتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کے نام عیسائی رکھنے ہونگے اور ان کو عیسائی سکولوں میں بھیجنا ہوگا۔ اور اکثر کو ان کے عزیز گھروں سے اجاڑ کر ملک کے دور دراز حصے میں آباد کردیا۔ تاکہ وہاں رہ کر اپنی آزادی حاصل کرنیکے لئے اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں نہ ماریں۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد ان کو ملک سے بالکل باہر نکال دیا۔ اور حکم دیا کہ جو تمہاری قیمتی سے قیمتی کتابیں ہیں۔ ان کو ایک جگہ جمع کرکے جہاز میں رکھ لو ان نہتھوں نے ویسا ہی کیا۔ جب جہاز روانہ ہوچکا تو عیسائیوں نے اس جہاز کو بمع اس قیمتی ذخیرے کے سمندر میں غرق کردیا اور اس طرح ایک نہایت ہی قیمتی ذخیرہ علم کا ہمیشہ کی نظر کردیا گیا۔ مگر کیوں صرف مذہبی تعصب کی وجہ سے۔ جب ان لوگوں کو اپنے جھگڑوں سے فرصت ملی۔ تو پھر مسلمانوں کی ترکی سلطنت کی طرف متوجہ ہوئے۔ جو ان کے پہلو میں ایک خار تھی۔ اور تاکہ یسوع مسیح کی اس مندرجہ بالا پیشگوئی کو پورا کریں غریب مسلمانوں پر وہ ستم ڈھائے جو اپنی نظیر آپ تھے۔ اور مشہور ترکی سلطنت کو کمزور کرتے کرتے ایک کمزور ترین سلطنت بنادیا۔ حال ہی میں جو ظلم بلقان اور طرابلس میں مسلمان عورتوں اور بچوں پر کیا گیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس کمزور گروہ کو ظالموں نے مسجدوں میں اکٹھا کرکے اور انپر تیل ڈال کر آسمان تک شعلے بلند کئے۔ اور اس طرح اپنی تہذیب کا ایک نہاری ثبوت دیا۔ اس سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے جو کہا تھا کہ میں تلوار چلانے آیا ہوں سو تلوار تو اس کے پیرو خوب چلا رہے ہیں۔ مگر تعجب یہ ہے کہ ساتھ ہی اس بات کا بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ عیسائی مذہب نرمی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور امن قائم کرتا ہے۔ گویا عملی نمونہ سے اپنے پیشرو کی تعلیم کو باطل بھی کرتے ہیں اور اس پر طرہ یہ کہ مسلمانوں کو مورد الزام گردانا جاتا ہے کہ اسلام میں نرمی کی تعلیم نہیں۔ جہاں دیکھو سختی ہی سختی پائی جاتی ہے۔ اور حالانکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے:۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

یعنے مذہب کے معاملہ میں کوئی مجبوری نہیں۔ اور کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا جاتا۔ پس اے ریاکار تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا۔ پہلے اپنی آنکھ میں سے شہتیر نکال پھر اس تنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہے اچھی طرح دیکھکر نکال سکیگا"

(علی محمد خان از قادیان دار الامان)

(سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار نمبر ۲۶)

کمیونی کیٹڈ

عبدِ مومن

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور ان سے رنگین ہوکر ذات کے مقابل میں توحید مگر صفات کے مقابل میں ظل کہلاتا ہے۔ پھر اس کے جمیع افعال و حرکات خواہ سمع سے تعلق رکھتے ہوں یا بصر سے۔ ہاتھوں سے متعلق ہوں۔ یا پاؤں سے محسوسات ہوں یا معقولات انہیں صفات کاملہ کی رنگینی کو دکھلاتی ہیں۔ جو ان صفات والی ذات کا عین تقاضا ہوتا ہے۔ اس مقام پر پہنچکر اس پر وہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ جو حدیث قدسی میں بیان ہوئی ہیں۔ اور مخبر صادق کی زیادہ صدق بیان سے یہ فرمان حق سبحانہ تعالےٰ نکلے ہیں۔ پس اس مقدس جماعت کے پرکھنے کیلئے یہ ایک کسوٹی ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب میرا مقرب بندہ میرے دربار میں میری حضوری حاصل کرتا ہے تو وہ میری صفات کا ظل ہوجاتا ہے۔ یعنی میری ذات کے مقابل تو وہ عبد ہی رہتا ہے۔ اپنی عبودیت کو ترک کرکے اللہ نہیں ہوجاتا۔ مگر صفات اللہ کے مقابل آکر انکا رنگ حاصل کرکے ان کا ظل ہوجاتا ہے۔ اللہ کے اسم ذاتی کے مقابل اس کا اسم ذاتی اس وقت عبد ہوتا ہے۔ جو اس کو مومن ہونے کی حیثیت سے ملا ہے۔ اسماء صفاتیہ کا وہ مورد بنکر اپنے اندر سے صفات اللہ کا رنگ ظاہر کرتا ہے۔ اب ان اسماء صفاتیہ کے معانی عبد مومن کی یہی اور کامل عبودیت سے ظاہر ہونے شروع ہوجاتے صافیاں بصیرت اپنی بصارت باطنی سے اسماء صفاتیہ کی روشنی کو عبد مومن کے اندر بخوبی شناخت کرتے ہیں۔ اور اسکی طہارت اور پاکیزگی کے انوار ان پر چمکتے ہیں۔ کسی راہبری اور ہدایت کے محتاج نہیں رہتے وہ اپنے قلب منور کی چمک سے جو مناسبت کے رنگ میں ان کے اندر ہوتی ہے نور و ظلمت میں فرق کرلیتے ہیں۔ یہی ایک جماعت ہے مگر بعض جہالت اور خودغرضی خودغرضی کے میدان میں سرگردانی کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہیار کامل قرار دے لیتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک یہی کہتا ہے کہ میری معرفت کامل ہوچکی ہے۔ میں دریاء حقیقت کا پورا شناور ہوں۔ پس وہ نہ اپنے قلب کے نور سے بلکہ اپنے نفس کے غرور سے عبد مومن کی شناخت میں قاصر رہ کر ضد و عداوت بغض و حسد کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اپنی جہالت اور نادانی پر نازاں ہوکر ہمہ دانی کا دعویٰ کرکے ہمچو من دیگرے نیست کی صدائے لگاتے پھرتے ہیں۔ اور صادق کی شناخت میں کبھی علانیہ کبھی خفیہ کبھی بات سے اور لات سے سرد مہری دکھاتے ہیں۔ حق ان کو کڑوا لگتا ہے۔ ناحق کڑتے ہیں رنج کھاتے ہیں۔ اور بن موت مرے جاتے ہیں۔ اندرونی مرض کا غلبہ ہوتا جاتا ہے۔ حق پرستوں میں بیٹھکر گفتگو کرنے سے ان کو بیزاری ہوتی ہے۔ جب کسی حق پرست قوی دست کے قابو آجاتے ہیں۔ تو بیقراری پر بیقراری بڑھتی ہے خدا ان پر رحم کرے اور ان کو عذاب سے نجات دے۔ اگر کوئی نیک فطرت سعادت نشان انسان کسی بھلی بات کو کسی سعادتمند سے سنکر قبول بھی کرلیتا ہے اور حق کیطرف میلان طبع دکھلاتا ہے تو یہ غولان بیابانی اسکی رہزنی پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ اور ان سعادتمندوں کی نسبت جنکو وہ بچپن سے سعادت مند مانے ہوئے ہوتے ہیں۔ صفات الٰہیہ سے کسی قدر رنگ پاجانے کے سبب جو کسی عبد مومن کی صحبت کا نتیجہ ہوتا ہے خود اپنی کوربا طنی کے سبب سے بدظنیاں اور بدگمانیاں پیدا کرنا شروع کردیتے ہیں۔ نہ خود سمجھتے ہیں نہ دوسروں کو سمجھنے دیتے ہیں۔ اور اس طرح خود اپنے بعض مسکین طبع انسانوں کی بدبختی کے اسباب پیدا کرنے کے باعث ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک سادہ دل سلیم الفطرت انسان کو خدا ان غولان بیابانی سے بچاوے۔ جو خود تو گمراہ ہوکر ڈوبے تھے۔ دوسروں کو بھی ساتھ لے ڈوبنے کے درپے ہیں

(باقی آئندہ)

نظم خادم

اب صدق دل سے دوستو محمود حق کو مان لو
تقوی سے ہر دم کام لو۔ اب چھوڑ دو ظلم و ستم
اللہ کے مت منکر بنو۔ بغض و حسد یک سو کرو
حق بات کو پہچان لو رکھو نہ کچھ رنج و الم
کس نے کہا ہے چھوڑ دو۔ دار الامان اے دوستو!
ہجرت کو اپنی توڑ دو۔ لاہور ہے جائے کرم
کس نے کہا لکھتے رہو۔ حق کو سدا ناحق کہو!
مہدی کے تم منکر بنو دکھ دو سہو ناحق کا غم
شیطان پر لعنت کرو۔ ناحق کو مطلق چھوڑ دو
ماہ خدا پہچان لو۔ ڈھاؤ نہ عالم پر ستم
گمراہیاں سب چھوڑ دو۔ عقل و خرد سے کام لو
آ کر یہاں خوش خوش رہو۔ دار الاماں میں سب ہم
شرم و حیا سے کام لو غفلت سراسر چھوڑ دو!
حق بات ہی منہ سے کہو ہو جاؤ گے تم محترم
گندو خواہش سے بچو حقد و سفاہت چھوڑ دو!
کچھ حسن ظن سے کام لو ہو رنج و غم سب کالعدم
ہجرت کو مت واپس کرو لاہور کو تم چھوڑ دو
ہاں قادیان میں آ بسو چھایا ہے یہاں رحکا کرم
مولا کو راضی کرو۔ قہر الٰہی سے ڈرو!!!
فتنہ کی راہیں سیٹ دو۔ اب روک لو اپنا قلم
اللہ سے ہے یہ دعاء۔ بچھڑوں کو یارب دے ملا
خادم کی ہے التجا۔ جھگڑا مٹے سب یکقلم!

(نورالدین کشمیری کا خادم)

ناظرین و سرپرستان الحکم

کیخدمت میں بار بار عرض ہے کہ الحکم

کی مالی اعانت کیطرف توجہ فرماویں

اور ہر ایک خریدار پر فرض کردہ ایسی سلسلہ سے
سب سے جناب کیلئے اگر ایک ایک دو خریدار ہم پہنچا دیں
تو الحکم کی مالی مشکلات کا سوال ایک حد تک آسان ہو سکتا ہے

(مینیجر)

ایڈیٹر پرکاش خواب غفلت میں

نمبر (۲)

اگر ایڈیٹر صاحب اپنی غلطی کو تسلیم نہ کرینگے تو میں ضرور کہونگا۔ مین لون بائی ہز کمپنی۔ ایڈیٹر پرکاش کی کمپنی کونسی ہے۔ اسکا مذہب اسکی سماج جس سے اس کا تعلق ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب اپنی غلطی کو تسلیم نہیں کرینگے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ان کا مذہب ان کو ہٹ دھرمی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور وہ ایک ایسی دوکان کی مانند ہے۔ جس کے اوپر ایک بہت عمدہ سائن بورڈ لگا ہوا ہو۔ اور جس کی عمارت نہایت عالیشان ہو اور بورڈ کے اوپر لکھا ہو۔ عمدہ دانتوں کا منجن۔ اعلےٰ درجہ کا پوری بوٹ۔ اعلےٰ درجہ کے ولایتی بسکٹ۔ عمدہ کالر وغیرہ" لیکن آدمی جب عمارت دیکھکر اور سائن بورڈ پڑھ کر اندر جاتا ہے اور اس نے بوٹ کو خرید کر پہنا تو دوسرے روز ہی معلوم ہو گیا کہ وہ گتے کا ہے منجن کو دانتوں کو ملا تو معلوم کہ کوئلہ پسا ہوا ہے۔ بسکٹ کھایا تو معلوم ہوا کہ کسی نہایت ردی دوکان کی چیز عمدہ ڈبہ کے اندر بند ہے۔

پس یہی حال آریہ سماج کا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ہمارا مذہب نرم ہے۔ ہم دل آزاری نہیں کرتے۔ ہمارے مذہب میں یہ نہاں پاپ ہے۔ ہمارا زبان دل ایک ہے؟

لیکن جب دیکھا جاوے تو وہی حال ہے۔

"کہ کو ہاتھی کے دانت کہانیکے اور دکھانے کی اور"

آریہ سماج ایسا نرم مذہب ہے کہ اگر کہیں نکالیں چلے تو مسلمانوں کو بغیر نمک مرچ لگائے کھا جاویں۔

دل آزاری کا یہ حال ہے کہ ایک قوم کے پیشوا کو جسکے نشان ابھی مٹ نہیں گئے۔ جو زندہ قوم ہے جسکی دعا۔ جسکی آواز اللہ تعالیٰ کے حضور سنی جاتی ہے۔ اس کے مشن کا نام دکان رکھا جاتا ہے۔

مہاشہ جی پنڈت لیکھرام کا زخم ابھی تک آریہ سماج کے دل میں ہے۔ اور آریہ سماج کی قیامت تک یہ زخم زندہ رہے گا۔ ہر سال اس کی برسی منائی جاتی ہے۔ اسکی یاد میں شہید نمبر نکالے جاتے ہیں۔ یہ کسکی دعا تھی؟ یہ اُسی پہلوان دوران کی دعا تھی؟ جو تمہارے نزدیک جھوٹا تھا۔

مہاشہ جی دوکان کا لفظ بڑا وسیع ہے۔ آپ اس کو چھوٹا نہیں کر سکتے۔ آپ نے جس پیرایہ میں ملاکر لفظ دوکان کو استعمال کیا ہے یا جو آپ نے دوکان کے معنے کئے ہیں۔ کیا وہ گندے معنے نہیں ہیں۔ جو احمدیہ جماعت کے دل دکھانے کو کافی سے بڑھ کر مطلب اپنے اندر رکھتے ہیں۔ لیکن آپ بتائیں ایڈیٹر جی اس زمانے میں دوکان نہیں اور سلطنت تجارت نہیں بنگئی کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آج یہ تمام کام دوکان کی طرز پر کئے جاتے ہیں۔ تو یہ سب کام جھوٹے ہیں۔

ایڈیٹر صاحب آپ نے جو لفظ ایڈیٹر نور کے مقابلہ میں آریہ سماج قادیان کے پلیٹ فارم پر چڑھ کر کہے تھے کیا آپ بھول گئے کیا آپ کے لفظ صرف ان منٹوں کے لئے تھے جو بعد ازاں ہوا میں اڑ گئے تھے۔ آپ کے قول کوئی وقعت نہیں رکھتے اور آپ اپنے قول کو گوز شتر سے زیادہ قیمتی نہیں خیال کرتے ایڈیٹر نور کو تو آپ نے نصیحت کی لیکن اپنا حال یہ ہے:۔

"دیگراں را نصیحت و خود میاں فضیحت ذرا ہٹ جی وہ لفظ تو پھر اپنے اخبار شایع فرمایئے"

× × × × × × × × × × × × × ×

میں نے مانا کہ آپ آزاد خیال گریجوایٹ ہیں۔ میں نے تسلیم کر لیا کہ آپ اعلےٰ درجے کے ایڈیٹر ہیں۔ اور آپ کا فرض تھا کہ ... آپ مرزا حیرت کے معاملے پر لکھتے لیکن کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ کہ آپ رہ نہ سکے اور حضور مرزا صاحب کا بھی ذکر کر دیا؟

اور پھر ایسی طرز پر کہ ایک قوم کی دل آزاری ہو۔ مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ مضمون خواب غفلت میں لکھدیا ہے۔ ورنہ مجھکو آپ جیسے اعلیٰ درجہ کے تعلیمیافتہ سے امید نہ تھی کہ آپ ایسا لکھتے۔ امید ہے کہ آپ اپنی غلطی کو تسلیم کرینگے۔

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں نمبر ۷۷۔ اخبار کا نمبر ہے یہ نہ لکھا کریں بلکہ نمبر خریداری لکھا کریں۔

(مینیجر)

۱۹۱۲ء کا ایک جلسہ
اور
حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

یہ ایک حضرت خلیفۃ المہدی کی پرانی تقریر ہے ہم خدا تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہیں کہ ہر ہفتہ ناظرین کو ایسی تقریریں پہنچا سکیں جو کہ آجتک نہ پہنچی ہوں یہ تقریر کسی وجہ سے رُکی پڑی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آج ہم کو توفیق دی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ (ایڈیٹر)

یکم اپریل ۱۹۱۲ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ناظم مدرسہ احمدیہ نے تقسیم انعامات کا جلسہ منعقد فرمایا یہ جلسہ عام تھا۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک کمرہ میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد آپ نے ایک تقریر فرمائی جو اس آیت پر تھی۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف الآیۃ

فرمایا:۔ آج آپ سب صاحبوں کو اس تقریب پر بلایا گیا ہے کہ مدرسہ احمدیہ کے پچھلے سال کی پڑھائی کے امتحان پر جن طلباء نے اعلیٰ نمبر پائے ہیں۔ ان کو ان شرائط کے ماتحت جو صدر انجمن نے مقرر کی ہوئی ہیں۔ انعام تقسیم ہوں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کے جلسوں سے اتنی ہی غرض نہیں ہوتی کہ انعام تقسیم ہوں اور انعام پانے والوں کو اس سے ایک خوشی ہو اور بس بلکہ اسلام کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کام کے واسطے ایک خاص نیک نیت ہو۔ اس سے برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوتا ہے۔ یہ لطیفہ مجھے قرآن کریم کی ایک آیت پر تدبر کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ انبیاء علیہم السلام جب کوئی کام کرتے ہیں۔ تو وہ اسکے لئے کسی نہ کوئی عمدہ نیت اور نیک غرض ملحوظ رکھتے ہیں۔ اور وہ ایک نہیں بلکہ دو ہوتی ہیں ایک اپنے لئے اور دوسری دوسروں کیلئے۔ یعنے اپنی نیکی اور بھلائی اس میں ہو اور دوسروں کا فائدہ ہو۔

حدیث موسیٰ

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے دریافت فرماتے ہیں ماتلک بیمینک یٰموسیٰ۔ اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے اس کے جواب میں حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور بکریوں کیلئے پتے جھاڑ لیتا ہوں۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عصاء میں ایک ذاتی فائدہ بتایا ہے اور ایک دوسری مخلوق کی نفع رسانی کا ذریعہ اسے قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی کام کرنے سے پہلے انسان کو سوچ لینا چاہیئے کہ اس میں کچھ نہ کچھ فایدہ ضرور ہو اور وہ فائدہ اپنی ہی ذات اور شخصیت تک محدود نہ ہو بلکہ دوسروں کا بھی اس میں حصہ ہو۔ اسلئے نیک اور خدا رسیدہ لوگ اپنا ہی نہیں بلکہ دوسروں کا فایدہ بھی زیر نظر رکھتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کوئی کام اعلیٰ درجہ کا نہیں ہو سکتا جب تک اس میں دوسروں کا بھی کوئی فائدہ نہ ہو۔

میری غرض

پس اسی موسوی سنت پر عمل کرنے کیلئے میں نے اس جلسے کے کچھ اغراض رکھے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں وہ باتیں بیان کروں جو طلباء اور قوم کے سامنے بیان کرنی ضروری ہیں تاکہ وہ ان سے واقف ہو کر اس مدرسہ کی اغراض کی تکمیل میں سعی کریں اور یہ بھی میرے زیر نظر ہے کہ طلباء اپنی کامیابی اور انعامیابی پر خوش ہوں۔ اور آئندہ کیلئے ان میں ایک خاص جوش امتیاز حاصل کرنے کا پیدا ہو اور میدان مقابلہ میں کامیاب ہونے کا ولولہ سب کے دلوں میں جوش زن ہو۔ طالب علم کی مثال ایک درخت کی مثال ہے میں نے بہت غور کیا ہے یہی مثال مجھے پسند آئی ہے درخت کو جیسی زمین میں بوؤ گے اور جیسی اسکی نگرانی اور آبپاشی کرو گے جیسا اسے پیوند لگاؤ گے گرمی اور سردی سے بچانے کیلئے جسقدر اسکی حفاظت و نگہداشت کی ضرورت ہے اسے ملحوظ رکھو گے اسی قدر اسکا پھل ہوگا۔ طالب علم کی بھی بعینہٖ یہی حالت ہے اس کو جس قسم کی تعلیم دو گے جس قسم کے آپ اخلاق اور اعمال آپ دکھائینگے۔ وہ اسی قسم کے اعمال اور اخلاق بڑے ہو کر دکھائیں گے۔ صحبت کا اثر اس قدر قوی اور غالب ہوتا ہے کہ ایک شخص جو ہندو کے گھر میں پیدا ہوتا ہے بڑے ہو کر باوجودیکہ وہ بڑے بڑے علوم پڑھ لیتا ہے مگر وہ اثر جو شروع سے مذہب کے متعلق اس کے دل پر پڑتا ہے۔ ایسا قوی اور غالب ہوتا ہے۔ کہ حقیقی اور سچے مذہب کو کیسے ہی محکم دلایل کیساتھ پیش کیا جاوے مگر وہ رد کر دیتا ہے الا ماشاء اللہ اسی طرح ایک بچہ سچی خاندان میں پیدا ہوتا ہے بڑا ہو کر مسیحی مذہب کے عقاید کی لغویت سے بھی واقف ہو جاوے مگر وہ قومی اثر صحبت اسے اس حصہ اور دائرہ سے نکلنے نہیں دیتا۔ بہت ہی تھوڑے آدمی ہوتے ہیں۔ جو ان اثرات سے الگ رہ کر حقیقت کو سمجھ لیں یہ کیوں؟ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ بچپن سے ہی ان کے دل و دماغ پر اسباب کا اثر ہے کہ مسیحی یا ہندو۔ یا کوئی اور مذہب جس میں وہ ہوں سچا ہے۔ اسلئے بڑے ہو کر بھی یہ خیالات ان کے دل سے نہیں نکلتے۔

یہی حال درخت کا ہے اگر اسے عمدہ زمین میں نہ لگایا جاوے اس کا پیوند عمدہ ہو۔ پھر اسکی نگرانی اور آبپاشی کا پورا لحاظ نہ رکھا جاوے تو وہ خراب اور تباہ ہو جاوے گا۔ اور اگر بڑھے بھی تو اس کے پھل شکوار نہ ہوں گے۔ اور طالبعلم جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے درخت ہی کی طرح ہوتا ہے۔ طالبعلم کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان طریقوں پر اسکی تعلیم اور تربیت کا تہیہ کریں۔ کہ فارغ التحصیل ہو کر قوم اور ملک کے لئے سوسائٹی کا ایک بہترین فرد ہو۔ اور یہ سب کچھ ابتدا سے ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جن حالات میں وہ پرورش پائیگا۔ وہ اسکی زندگی کا جزو اور عادت بن جائینگے پھر اسکی اصلاح کرنا مشکل ہوگا

اسلام کا امتیاز

اب اس قدر بیان کے بعد میں آپ کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ اسلام نے اس آیت میں کیا حقیقت بیان کی ہے۔ میں نے اسلام اور مذاہب پر بقدر اپنی طاقت کے خوب غور کیا ہے۔ اسلام نے دو تعلیمیں دیتا ہے جو ایسے دوسرے مذاہب پر اس امر میں ممتاز بناتی ہیں۔ ایک دنیا کو ترک کر کے خدا کو پانا دوم دنیا کو حاصل کر کے خدا کو پانا یہ دو طریق ہیں جو اسلام نے خدا شناسی کیلئے بتائے ہیں۔ دوسرے مذاہب یہ تعلیم نہیں دیتے۔ مثلاً مسیحی مذہب کہتا ہے دولت مند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اب غور کرو کہ مسیحی دنیا کے دولتمندوں اور دنیا داروں کی تمام امیدوں اور آرزوؤں کا تو یہیں خاتمہ ہو گیا۔ مگر اسلام یہ تعلیم نہیں دیتا کہ دولت مند خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں

داخل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسلام زکوٰۃ کی تعلیم دیتا ہے ظاہر ہے زکوٰۃ وہی دیگا جو صاحب نصاب ہو۔ حج کی تعلیم دیتا ہے حج وہی کرے گا جو ہر طرح آسودہ حال اور ضروریات راہ کیلئے سرمایہ رکھتا ہے۔ پس مجرد دولت کا جمع کرنا اور مال کمانا اسلام نے منع نہیں کیا۔ بلکہ بعض صورتوں میں ضروری قرار دیا تاکہ انسان ہر قسم کی ذلت سوال سے بچ جاوے اور سوسائٹی کیلئے اسکا وجود ولیجہ ثابت ہو۔

بعض اور معتزلہ لوگوں نے اسلام کی غایت اور مقصود یہی سمجھ لیا ہے کہ مال جمع کیا جاوے اور اسلام سے دور جاپڑے محض دنیا ہی میں منہمک ہو جانا۔ اسلام کی تعلیم کا منشاء نہیں ہاں بذریعہ ملازمت۔ تجارت۔ زراعت۔ یا دوسرے جائز کاروبار کے ذریعہ روپیہ کمانا اور مال جمع کرنا اسلام نے منع نہیں کیا۔ ایسے لوگ اپنے اموال سے ان ضروریات دینیہ میں مدد دیں جو مال سے وابستہ ہیں۔ اور اگر لوگ اسلام کی ان تعلیمات پر جو صدقہ و خیرات اور زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق دیگئی ہیں تریقینی امر ہے کہ کسی دوسرے چندہ کا بوجھ قوم پر نہیں پڑ سکتا مگر افسوس ہے کہ ان تعلیمات پر پورا عمل نہیں یہ موقعہ نہیں کہ میں اسلام کی اس تعلیم پر کوئی لمبی تقریر کروں بلکہ میرا مقصد اس وقت کچھ اور ہے۔

غرض ایسے لوگ بھی ہوں جو دنیوی طریقوں سے مال و متاع پیدا کریں اور اس رنگ میں وہ دین کو حاصل کر لیں اور ایک گروہ وہ بھی ہو جو دنیا کو چھوڑ کر ہدایت الناس اور روحانی علوم کی ترقی میں لگا رہے۔ یہاں ترک دنیا سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ وہ جنگلوں میں چلا جاوے اور انسانوں کی شکل سے بیزار ہو کر ایک وحشی بنجاوے۔ اسلام تو وحشیوں کو انسان بناتا ہے چہ جائیکہ ایسی تعلیم دے کہ انسان وحشی بنجاوے۔ ترک دنیا سے مراد یہ ہے کہ انکی کوششیں اور مساعی دینوی کیطرف لگی رہیں اور وہ دینوی علوم میں ترقی کر کے لوگوں کو ہدایت کریں غرض آیت سے پتہ لگتا ہے کہ ایک گروہ ہو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے یہی کام ہے۔

یہ علماء کا گروہ ہے۔

مگر اس بات کو اسی مقام پر یاد رکھو کہ علماء کے لفظ سے قرآن مجید کی کبھی یہ مراد نہیں ہوئی کہ علوم کے ماہر اور کج بحثی کے عامل عالم ہوتے ہیں بلکہ جب قرآن شریف یا ہم عالم کا لفظ بولتے ہیں تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے جو انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء میں بیان کی گئی ہے ان میں خشیت اللہ ہو۔ وہ متقی ہو کر سچے علوم کے وارث ہوں جو انبیاء علیہم السلام کو دیئے جاتے ہیں۔ پس اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک گروہ علماء ربانی کا ہو جو اشاعت اسلام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے کام میں اپنے قول اور فعل سے لگے رہیں۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ کیا اس قسم کی ایک جماعت کا طیار کرنا یہ فطرۃ اللہ کے موافق ہے؟ اس کا جواب ہوگا ہاں ہے۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے دنیا میں مختلف قسم کی چیزیں پیدا کی ہیں۔ انگور۔ سیب۔ سونا۔ چاندی۔ لوہا۔ تانبا۔ وغیرہ ان اشیاء اور دنیا کی تمام مخلوق پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کسی چیز کو باطل پیدا نہیں کیا اور اس میں کوئی نہ کوئی فائدہ رکھا ہے یہانتک کہ سانپ اور بچھو۔ وغیرہ اور سنکھیا جیسی مہلک اشیاء بھی مفید ہی ہیں۔ یہ امر دیگر ہے کہ انسے نقصان کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ محض اشیاء کا استعمال بلا موجب نقصان ہو جاتا ہے یہانتک کہ جن اشیاء کو بلا ضرر اور مفید یقین کیا گیا ہے اگر انکی بھی بداستعمالی ہو تو وہ مضر ہونگی۔ دیکھو کان کیسی عمدہ اور مفید چیز ہے مگر یہ وعظ و نصیحت کی باتیں بھی سن سکتا ہے۔ اور اگر اس سے کسی کی غیبت یا انبیاء علیہم السلام کی توہین اور کفر سننے کا کام کیا جاوے تو یہ ایسا خبیث اور مہلک کام بھی دیگا۔ پس یہ یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز عبث اور لغو پیدا نہیں کی۔ بلکہ جو کچھ بھی کائنات عالم میں رکھا ہے وہ سب کا سب انسان کیلئے مفید اور بابرکت ہے تو جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ دنیا کو بالکل چھوڑ دو اور ترک دنیا کر کے پہاڑوں اور جنگلوں میں چلے جاؤ اور وہیں گیان دھیان میں اپنی عمر گذار دو۔ وہ اپنے عمل سے گویا یہ بتاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے اس کائنات کو نعوذ باللہ عبث پیدا کیا۔ اور ایک لغو کام کیا۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ دنیا ہی کماؤ اور مال و دولت کے جمع کرنے میں ایسے منہمک ہو جاؤ کہ گویا تمہیں مرنا نہیں وہ بھی احمق ہیں۔ یاد رکھو انسان دو چیزوں کا مجموعہ یا مرکب ہے۔ ایک جسم ہے دوسرا روح۔ ان میں سے اگر ایک کیطرف سے عدم التفات ہو تو دوسرے پر اس کا اثر پڑتا ہے اس نکتہ کو دوسرے مذاہب نے نہیں سمجھا۔ اور وہ صراط مستقیم سے بہک گئے۔ اسلام نے دونوں کی تربیت اور نگہداشت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور دونوں میں اُسنے حقیقت اور فخر کو مدنظر رکھا ہے وہ حصول دنیا کی تعلیم دیتا ہے مگر اس سے یہ مقصد نہیں کہ خدا سے دور ہو جاوے بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے:۔ رجال لا تلیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ ایسے لوگوں کو تجارت اور بیع و شراء ذکر اللہ سے روکتا نہیں بلکہ وہ

دست بکار دل بہ یار

ہوتے ہیں یہ تو اسلام کے تاجروں کا حال ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو لوگوں کو نیکی اور تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے۔ ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ مسیحیوں میں پادری بھی ہیں دولت مند بھی ہیں یہ سچ ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ مسیحیت نے یہ تعلیم دی ہے! یا وہاں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

یہ فرق صرف اسلام کو ہے کہ وہ دو قسم کے لوگوں کو پیدا کرتا ہے ایک وہ گروہ ہے جو دنیا کے علوم سیکھے جو ظاہری علوم اور ترقیات کیلئے کوشاں ہوں۔ ابدان کے مفاد کے متعلق زراعت تجارت۔ نجاری۔ معماری۔ انجنیری وغیرہ غرض ہر قسم کے علوم اور مفید پیشوں کو سیکھو۔ مگر ان تمام علوم کی تحصیل ان تمام پیشوں کی تکمیل کے باوجود اللہ تعالےٰ سے غافل نہ ہو۔ یہ لوگ بھی ضرور ہونے چاہئیں تاکہ معلوم ہو کہ اسلام ایک ایسا پاک مذہب ہے کہ باوجود دنیا میں لگنے کے دین کا کام کر سکتا ہے پھر دوسرا فریق ہے جو یہ ظاہر کرے کہ

قربانی کرنی چاہیئے

اور دنیا پر دین مقدم ہو کیونکہ اصل چیز روح ہے اسلئے فرماتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر

روحانیت اور مذہب اور معرفت الٰہی کی ترقی کے لئے کالج بناؤ۔ اور دینوی علوم کی تحصیل کیلئے بھی کالج بناؤ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکی نظیر قایم کر دی ہے کہ ایک مدرسہ دینی ہے۔ اور ایک انگریزی ہے حضرت صاحب اس کے ذریعہ سے یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ تم دنیا کی جلتی ہوئی آگ میں اسلام کی تعلیم لیکر گھس جاؤ۔ کوئی اثر اس پر نہیں ہو سکتا۔ وہ آگ اس پر گلزار ہو جائیگی بشرطیکہ وہ ابراہیمی خصائل اور اخلاص اور اسلام کی روح اپنے اندر رکھتا ہو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ایک شخص اسلام کی حقیقت سے واقف ہو کر اور علی رنگ میں اس سے رنگین ہو کر نکل کھڑا ہو وہ سائنس اور مادی ترقی سے کوئی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ اسلام کا بیل جب لگا ہوا ہو تو کوئی طوفانی پانی اسپر پڑ کر ٹھیر نہیں سکتا۔ وہ سب کھیل جاویگا۔ غرض ہمارا دینوی مدرسہ اسی اصول پر قایم کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ دنیا پر ظاہر کیا جاوے اور ان رسمی اور مادی علوم کا اثر کبھی صحیح تاثیر پیدا نہیں کر سکتا جب اس کے ساتھ اسلام کا مغز اور روح۔ فلسفہ۔ قانون سائنس۔ کسی قدر بھی ترقی کریں ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے وہ لوگ اسلام سے واقف نہیں اور اسکی تعلیم سے ناآشنا ہیں

124

جو فلسفہ سے ڈرتے اور سائنس سے کانپتے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے ان تمام علوم کو

اپنا خادم قرار دیا ہے

عقل ایک یہ گروہ ہے اور دوسرا وہ گروہ ہے جو اسکے مقابلہ میں یہ ثابت کرے گا۔ کہ ہمارا اصل مطلوب خدا ہے اور اس کے لئے دنیا کی تمام خواہشوں اور آرزوؤں کو کچل دینا ہمارے لئے آسان تر ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کیلئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے اپنی تمام راحتوں کو قربان کر دینگے اور دیگر ادیان پر اسلام کی صداقت کو خدا کے فضل سے ثابت کرینگے۔

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library

حق کی چمکار

میں تیرے لئے آسمان سے برساؤں گا۔ اور زمین سے نکالونگا۔ پر جو تیرے مخالف ہیں وہ پکڑے جاوینگے۔ صحنوں میں ندیاں چلیں گی۔

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ مگر خدا نے قبول کرلیگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کی تائید کرے گا۔

علاقہ بیٹ بیاس بیاعث اپنی زرخیزی اور کثرت پیداوار کے مشہور تھا۔ اور یہاں کے لوگ آرام سے گذارہ کرتے تھے مسلمانوں میں سے زیادہ تر قوم گوجر اس علاقے کے مالک ہیں جو بیاعث کثرت زمین کے اکثر مرفہ الحال بھی ہیں۔ لیکن جتنے کہ خدائی انعام انہیں ملے ہوئے ہیں اتنے ہی خدائی حکم سے بے بہرہ اور دین کے امورات سے بے خبر ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اس حالت میں جبکہ انکی زندگی ایسی غفلت اور جہالت میں گذرتی تھی کئی بار انہیں احکام الٰہی سے انہیں تنبیہہ کیگئی اور حکم خداوندی انکے گوش زد کیا گیا۔ مگر ان کے دل راستی کیطرف نہ جھکے۔ آخر عذاب الٰہی کے پہونچنے کا وقت آگیا۔ اور وہ موقعہ آیا جبکہ ان نے دلوں پر غفلت کی وجہ سے تنبیہہ کا تازیانہ لگے۔ ۲ جولائی ۱۹۱۴ء کی شام جبکی صبح ۳ جولائی ۱۹۱۴ء بروز جمعہ ہونیوالی تھی۔ خدا کا غضب سیلاب عظیم میں آیا۔ اگرچہ موسم برسات میں سیلاب آتے ہی رہتے ہیں لیکن یہ سیلاب کچھ ایسی خوفناک صورت میں تھا جو کہ خدا کے فرستادہ اور مامور کی زبان سے نکلا تھا۔ مبارک ہے وہ جو اس پر غور کرے اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس سے عبرت اختیار کریں۔ ابھی زندگی ہے اور وقت ہے سوچنے والے سوچیں اور سمجھنے والے سمجھیں ؎

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن
چھوڑ دو وہ راگ جس کو آسماں گاتا نہیں
اتبو ہیں اے دل کے اندر ہو دین کے گن کا نیکو دن
خدمت دیں کا تو کہو بیٹھے ہو ۔ نبض دکھیں سے وقت
اب نہ نجائیں ہاتھ سے لوگو! یہ پچھتانے کے دن

ایک ضروری اطلاع

بخدمت بزرگان و احباب سلسلہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ برابر کئی ہفتہ سے میری ایک نظم کے متعلق الحکم میں ایک ضروری اعلان ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ بزرگ احباب سلسلہ کو توجہ دلائی جارہی ہے کہ اس نظم کی تکمیل ہو چونکہ میں نے اس نظم کے متعلق دیکھا ہے کہ منیجر صاحب اس نظم کو طبع کرا کر احباب کی خدمت میں پیش کرنا تکمیل رویا کا جزو لاینفک سمجھتے ہیں اور درحقیقت ہونا بھی یوں ہی چاہیئے چونکہ انتظاری میں بے قراری بڑھ رہی ہے۔ میں نے نصحا للہ نہ کسی اور خیال سے اس نظم کو لکھا ہے اور احباب سلسلہ کو اس نظم سے علاً مسرور کرنا چاہا ہے اگر یہ نظم اپنے سچے مفہوم کیوجہ سے مقبول ہو جاوے تو احباب کی قدردانی نہ صرف تکمیل رویا کے لحاظ سے حق بجانب ہوگی بلکہ خوشنودی خدا اور حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور کی روح پر فتوح کی مسرت کا باعث ہوگی میں بھی احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ الحکم کے اعلان ضروری کو جس قدر

(راقم محمد علی مدیر الحکم و ناظم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

(والسلام (خاکسار صاحبزادہ میاں شاہ)

۲ ہو سکے علی رنگ میں پورا کریں۔ یہ نظم اگر فریم میں لگا کر گھر میں رکھی جاوے تو ممبران خاندان کیلئے ذکر خدا کا موجب ہوگی۔ اور اس نصیحت پر جو اس میں کیگئی ہے عمل کرنے سے گھر میں برکت ہوگی

حضرت امیر المومنینؓ وفاداری حکام کا جذبہ کیسے پیدا کرتے ہیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے اس خصوص میں مشہور ہے کہ وہ حکام کے ساتھ اپنے تعلقات کو پوری وفاداری اور فرماں پذیری کے رنگ میں رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ علیہ السلام نے اس امر کو اپنی شرائط بیعت میں رکھا اور ہمیشہ اپنی جماعت کو یہ تعلیم مذہبی احکام کے ماتحت دیتے رہے پھر آپ کے بعد حضرت امیر المومنین نور الدین اعلی اللہ مقامہ نے اس راہ پر قوم کو چلایا اور سیاسیات سے الگ رہنے کی تعلیم دیتے رہے۔

ان کی وفات پر اللہ تعالے نے سلسلہ کا امام اس صاحب الاحترام نوجوان کو بنایا جو خدا کے اس کلام میں جو مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا۔

اولوالعزم کہلایا اور جسکی آمد اور نزول کو آلہی تجلیات کا نزول قرار دیا یعنے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ الاحد حضرت امیر المومنین باوجودیکہ جوان ہیں۔ لیکن اللہ تعالے نے جو فہم و فراست اور اصابت رائے آپ کو دی ہے وہ اپنی النظیر آپ ہے۔ آپ نے خلیفہ اول رضؓ کی زندگی میں اپنی پبلک لائف میں دکھا دیا کہ وہ وفاداری حکومت کا جذبہ جو سلسلہ بسلسلہ آپ کو ملا ہے بہت ترقی کر رہا ہے۔ آپکی تقریریں اور دروس برکات آرٹیکل جو الفضل کے گذشتہ سال کے فائل میں نکل چکے ہیں۔ اس پر گواہ ہیں۔ اب جبکہ خدا نے آپ کو ایک قوم کا امام اور روحانی باپ بنا دیا ہے۔ اپنی قوم میں اس جذبہ کو ہر موقع پر بڑھا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود گورنمنٹ کیلئے خاص برکت تھا اور آپ (علیہ الصلوۃ والسلام) جس سلسلہ کی بنیاد رکھ گئے ہیں وہی برکت ہے اور جبکہ اس سلسلہ کا امام اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کا وہ موعود لخت جگر ہے وہ قوموں کی نجات کا موجب ہے تو اور بھی برکات کی توقع ہے۔

حضرت امیر المومنین نہ صرف اپنی مقامی جماعت کو وقتاً فوقتاً اس قسم کے نصائح سے مستفید فرماتے رہتے ہیں۔ جو حکام کی اطاعت اور تابعداری اور وفاداری پر مشتمل ہوں بلکہ اپنے ان خدام کو جو بیرونجات سے آتے ہیں اس قسم کی ہدایات دیتے رہتے ہیں جو سفر و حضر میں انکے لئے باعث فلاح و خوز ہوں۔

چنانچہ سکندرآباد (دکن) میں اپنے ایک ادنیٰ ترین غلام کو لکھتے ہیں۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی مدنظر رہے۔

ہر ایک حاکم کے قواعد کو مدنظر رکھنا احمدیوں کا کام ہے خواہ کسی علاقہ میں پہلے جاویں

(از مکرم امیر احمد صاحب ایڈیٹر)۔ اس خاکساری پر کروڑوں ابلیسی نخوتیں نثار ہیں۔ جو انا خیر منہ کہہ کر الگ ہوں۔ آدم کی فضیلت اس خاکساری سے ہے۔ حضرت امیر المومنین کی یہ ہدایت اور نصیحت اپنے ایک دور افتادہ خادم کے لئے جن رزین اصولوں پر مبنی ہے۔ اسکے لئے ایک خاص آرٹیکل درکار ہے۔

یہ آیت ہر شخص کو جو سفر و حضر میں ہو ایک ایسی بابرکت راہ کی ہدایت کرتی ہے۔ جو ایسے عفیف صلہ رحمی کرنے والے اور ہر قسم کی شرارتوں سے بچکر محسن اور وفادار بناتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا خیر الکلام ما قل ودل۔ اس کے ماتحت حضرت امیر المومنین نے کن جامع الفاظ میں اپنے خادم کو ہدایت نامہ بھیجا ہے اور اس میں حکومت وقت کی پوری اطاعت کی تعلیم دی ہے۔ احمدی کسی گورنمنٹ کے ماتحت ہو۔ وہ انگریزی ہو یا مغلائی۔ فرنچ ہو یا سکھ یا غرضیکہ کوئی ہو اس کا پورا فرمانبردار ہوگا۔ اسلئے کہ اسکو یہ تعلیم مذہب کے رنگ میں دیگئی ہے اور احمدی ہونیکے شرائط میں داخل ہے پس جوں جوں احمدی جماعت کسی حکومت کے ماتحت ترقی کرے گی اسی قدر اس گورنمنٹ کی بھلائی اور برکت کا موجب ہوگی۔ وہ جماعت حکومت کے لئے سچے خیر خواہوں کی جماعت ہوگی جو مخلص اور وفادار ہونگے نفاق اور ریا سے بری ہوں گے۔

(یعقوب علی عرفانی از سکندرآباد دکن)

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح رضؓ خدا تعالے کے فضل کیساتھ اچھے ہیں

(۲) اہلبیت کے تمام لوگ خدا کے فضل سے اچھے ہیں۔

(۳) صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب بھی خیریت سے ہیں الحمد للہ علے ذالک۔

(۴) ایڈیٹر صاحب الحکم سفر میں ہیں اور دعا کیلئے لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کامیاب فرماوے۔

(۵) آجکل قادیان میں بارش کا عجب حال ہے۔ ہر روز بارش ہو جاتی ہے۔

(۶) ڈاک خانہ قادیان سے آجکل قادیان کے لوگوں کو سخت تکلیف ہے ٹکٹ نہ ملنے کیوجہ سے الحکم اور الفضل اور تشحیذ لیٹ رہے۔ ایسی جگہ جہاں اتنے اخبار ہوں وہاں کے ڈاک خانہ کا یہ حال ہے تعجب ہے

(۷) آجکل میونسپلٹی قادیان کا حال بہت گندہ ہے حکام توجہ فرماویں۔

(۸) الحکم کے قیام کیلئے بقایا دار بقایا صاف کریں۔

(۹) حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد بخیر و عافیت کشمیر پہونچگئے ہیں۔

حکام ڈاکخانہ توجہ فرماویں!

آجکل ہم لوگوں کی شامت اعمال سے قادیان کے ڈاکخانہ میں ایسے لوگ آگئے ہیں جنہوں نے قادیان کے اندر ایک لہر پیدا کر دی ہر ایک کی زبان پر آجکل ڈاک خانہ کا ذکر ہے ٹکٹ کارڈ نہیں تو وہ ڈاکخانہ میں نہیں ملتے۔ ڈاک ہے تو لیٹ ہو کر آتی جاتی ہے اور خریداروں کو بدظنی پیدا ہوتی ہے۔ پھر ان باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں سنتے ہیں کہ آجکل جو نیا کلرک مسٹر عبدالواحد × × × × × × انہوں نے قادیان کے اندر یہ گند پیدا کر دیا ہے کہ ڈاک خانہ سخت بدنام ہو گیا۔ اور ان کی چال چلن کے متعلق بھی آجکل ہر ایک آدمی گفتگو کرتا ہوا پایا جاتا ہے۔

حکام ڈاک از راہ کرم قادیان کے سٹاف کو تبدیل کر دیں کیونکہ قادیان جیسی پاک زمین میں ایسے لوگوں کا رہنا موزون اور مناسب نہیں۔

بلکہ سخت دکھ کی بات ہے۔

آئندہ مفصل لکھنے کا ارادہ ہے)

خوشخبری خوشخبری خوشخبری

تمام اطباء اور ڈاکٹروں کو اور عام لوگوں کیلئے یہ خبر بڑی خوشی کی اور موجب مسرت ہوگی حضرت علامہ دوران سید نورالدین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیاض یعنی مجربات نورالدین حصہ سوم چھپکر تیار ہوئی ہے تمام احباب جنہوں نے یہ کتاب خریدنی ہو دفتر الحکم میں اپنی اطلاع بھیجدیں ۱۰ر کا وی پی ہوگا

(مینیجر اخبار الحکم قادیان)

Digitized by Khilafat Library

ایک نعمت

دق۔ سوزش حلق۔ دمہ کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت!

کاسنتاک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کردیتی ہیں اور پھیپھڑوں کی امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی غرغراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہو جانیسے پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں گویوں کیلئے بڑھاپے میں اپنی آواز برقرار رکھنے کے لئے بہت ضروری ہیں۔

قیمت فی ڈبیہ یعنی ۵۰ گولیاں ایک روپیہ (ع ۱)

منگانیکا پتہ: سوید ساستری سنی سنگر گوندجی آسنتک نگر فارمیسی جام نگر کاٹھیاوار سے منگائیں۔

فرض کے تارک کو عذاب الٰہی سے نجات کہاں؟

جسم کی حفاظت کرنی اللہ تعالیٰ کا فرض ہے اور تمام جسم میں آنکھیں ہی ایک ایسی چیز ہیں کہ بدوں انکے دین و دنیا کے تمام کاموں میں رکاوٹ ہو جاتی ہے تو یہ اس عذاب سے دنیا میں جینے کا لطف ہی کیا ہے۔ چونکہ نایاب انجن ایک ایسی مجرب اور عجیب آنکھوں کی دوا ہے جو کبھی خطا نہیں جاتی اسلئے ہر ایک شخص کو نایاب انجن کا خریدنا عین اللہ تعالیٰ کا فرض ہے اسلئے فوراً اسکو منگائیں اور آنکھوں کے بیماروں کو اسکے منگانیکا پتہ بتائیں تاکہ وہ اس مرض سے نجات پاکر آنکھوں کے علاوہ سجر بالا مال کریں۔ نایاب انجن تمام آنکھوں کی دواؤں کا بادشاہ ہے اسکی ایک ہی سلائی لگانیسے فوراً آرام آجاتا ہے اور آنکھوں کی بیماریوں کو دور کرنیمیں لاثانی اور بےنظیر تریاق ہے۔ برسوں کی گلی سڑی اور بگڑی بوٹی لاعلاج آنکھوں کو چند ہی روز میں موتی کیطرح خوبصورت بنا دیتا ہے۔ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اس سے بڑھ کر کون بدقسمت اور بدنصیب ہے جو نایاب انجن کو منگا نہیں کرتا ہے یکصد روپیہ انعام اسکو دیا جائیگا۔ جو نایاب انجن کو ۲۶۔ آنکھ کی بیماریوں میں سے صرف پانچ پر ہی غیر مفید ثابت کردے خیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یکساں مفید ہے یہ عجیب غریب انجن آنکھوں کی تمام بیماریوں کو منٹوں اور گھنٹوں میں دور کردیتا ہے ۱۷۔۱۸ سال سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے ہزارہا مریض جو لاعلاج ہوں میں شمار کئے جاتے تھے اس سے صحتیاب ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں یہ انجن آنکھوں کی ہر ایک مرض کو بلا کسی کی تکلیف کے دور کردیتا ہے نہایت ہی زود اثر اور اعلیٰ ترین دوا ہے اگر آپ تمام دوائیاں کر کے تھک گئے ہیں تو یہ نہ سمجھ لینا کہ ہم کو کوئی دوا نا فائدہ نہیں کر سکتی بلکہ آپ فوراً ہی نایاب انجن کو منگا کر استعمال فرمائیں انشاء اللہ یقیناً آپ صحتیاب ہو جاوینگے اگر پھر بھی یقین نہ آوے تو بذریعہ تحریر اشٹامپ علاج کریں اگر آرام ہو تو یکصد روپیہ انعام کے علاوہ خرچانہ بھی دیں گے

نایاب انجن جریان منی کو بھی فوراً شرطیہ روک دیتا ہے۔ اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ نایاب انجن جریان منی کو دور نہیں کر سکتا تو اسکو بیس روپیہ انعام دیا جائیگا یہ انعام صرف منہ کی بات ہی نہیں بلکہ وہ بذریعہ عدالت کے بھی لے سکتا ہے۔ اسکے اوصاف لکھنے کیلئے ایک دفتر درکار ہے ایڈیٹر صاحب الحکم نے اسکا نام نورجہاں رکھا ہے۔ اصلی قیمت پچاس روپیہ رعایتی عوام کیلئے صرف تین روپے فیتولہ (محصول)

اور ان بیماریوں کو دور کرتے میں نظیر نہیں رکھتا۔ آنکھوں کا دکھنا۔ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا۔ کرے۔ درد۔ میں۔ سرخی۔ ابتدا موتیابند۔ ابتدا ناخونہ۔ قدم یلک۔ استر خا یلک۔ یلکوں کے بالوں کا گرنا۔ حارش چشم۔ یرقان

(پتہ حکیم بصری قادیان دارالامان ضلع گورداسپور)

دن آگئے

موسم برسات میں سبھی کو تھوڑا بہت بارش کی مرطوبیت کی وجہ سے کھانسی ہو جایا کرتی ہے اور دن رات کسی وقت چین نہیں آتا۔ کف نہیں نکلنے کیوجہ سے ایک قسم غرغراہٹ ہوا کرتی ہے اور کھانستے کھانستے جان قریق میں آجاتی ہے اسلئے کھانسی ہوتے ہی فوراً اسکی تدبیر کرنی چاہیئے جو نہایت آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر ایس کے برن کے کف کھانسی کی دوا کی ایک شیشی لیکر گھر میں ڈال رکھے جو دو تین ہی خوراک میں آرام کر دیتی ہے قیمت شیشی کلاں عہ محصول ڈاک ۶ خورد ۸ محصول ڈاک ۵ رادویات ہر ایک دوکاندار دوافروش سے ملیگی ورنہ کارخانہ سے ہی طلب فرمایئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

صحت کس طرح حاصل کرنا

اکثر اوقات پیشاب کا سب پیشاب کی تیزابی مادہ ہے کہ جسکو کرنے والا ... ضعیف گردے خون میں سے فطرت جیسا چاہتی ہے اس طرح چھان ... سکتے ہیں کیونکہ اس پیشاب جسم کی صحت کا بہت کچھ ... مردوں کے ضعف اور مرض کی علامات جب ذیل ہیں۔ پیشاب ... نہ آنا۔ پیشاب کم آنا اور اس کا رنگ خراب یا وصندلانا ہونا۔ پیاس پیشہ لگنا۔ جسم میں تھکان معلوم ہونا۔ دل کمزوری۔ دردسر پیشہ کی بیماریاں۔ نظر یا وصندلا پن۔ چکر آنا۔ جوڑوں میں سوجن یا تختی۔ حافظہ خراب ہو جانا اور جسم کی عام نقاہت وغیرہ۔ اگر توجہ نہ کی گئی تو پیشاب کے امراض مثلاً۔ جلنہ مرض ذیابیطس اور گردوں کا انحطاط یعنی سڑنا اور پستوارت کی اقسام کی بیماریاں کہ جنکو اکثر غفلت سے ایامی امراض خیال کیا جاتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ ڈون کی صد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوانس) بیک ایک کیپسول ہیں اگر گردوں اور پیشاب کے اعضا کو قوت بخشتی ہیں صد پیشاب کا تیزابی مادہ خون میں سے نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جس سے صحت حاصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہوں تو گردوں کو ... ڈون کی صد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوانس) بیک ایک ... کے لئے مجرب دوا ہیں اون کو اچھا رکھتی ہیں۔

... سیکڑوں شیشیوں کے تمام دوافروش فروخت کرتے ہیں ... بمبئی کے پاس سے ...

... ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش ... سکتے وقت تو ایک بیماڈ بیا چھا جن پر ... سکھ جلد کیڑ۔ چٹہ۔ ۔۔۔ اور جلد کی سب ... اور فرد کو بہت بگڑی ہوئی حالت ... دوا کے ... کارخانہ کے پاس ...

کسی جگہ کی سیر کا لطف

کبھی بھی نہیں آسکتا۔ جب تک کہ اس جگہ کی کائڈ سپاس کے پاس نہ ہو کوئی انگریزی گائڈز کے بغیر کبھی کسی شہر میں جانا پسند نہیں کریگا۔ چاہے اسکے درجنوں دوست وہاں موجود ہوں شملہ جاکر اگر آپ پورا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدی کی تیار کردہ

سیر شملہ

اس کو پنڈت جی نے بڑے شوق سے خود ہر ایک جگہ کی سیر کر کے لکھا ہے کل سیر گاہیں میلے پہاڑی لوگوں کے اور انکی اسوم گورنمنٹ کمیٹی کے قواعد عمارتوں اور انسٹی ٹیوشنوں کا بیان خرید و فروخت کی اشیاء رستے آنے جانے اور ارد گرد کے بیس بیس میل تک کے حالات۔ ہر سیر گاہ پر جانیکے وسایل ان کا مفصل بیان اسطرح پر کیا ہے کہ گویا پڑھتے ہی آپ سیر کر رہے ہیں۔ وہاں کی بوٹیوں کا بھی بیان ہے جو دیکھنے کے قابل ہے جو لوگ شملہ جانے والے ہوں۔ یا شملہ پہونچگئے ہوں ان سب کو ضرور اس کو منگوانا چاہیئے۔ آپ کا وہاں دوست بھی ہے تو بھی ایسی کتب میں بہت سی باتیں ایسی ملتی ہیں۔ جو کہ ان لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ جو شملہ نہیں جانا چاہتے ان کو بھی منگوا کر شملہ کی سیر کا گھر بیٹھے لطف اٹھانا چاہیئے کاش کہ ہمارے لوگوں کے اندر رہنما کتب پاس رکھنے کا شوق زیادہ ہو قیمت برائے نام جلد مجلد

ملنے کا پتہ مینجر کارخانہ امرت دھارا لاہور

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر

موجب ہوتا ہے بچہ اگر تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے اسکی دو دو ہیں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد ہی نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے ہاتھ سے چھوا نہیں جاتا

اسکاٹ اینڈ بون مینجر فیچرنگ کمپنی لنڈن۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہارونکی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے منت دعا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ پہلا اس میں بھی ہو چکا ہے معجون طلسمی قوائے تناسل کیوجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کیوجہ سے عام طور پر شکایت سنی جاتی ہے میں نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہو جاتے ہیں اور ہر ایک قسم کی شکایات کیلئے انشاء اللہ مفید ہے قیمت فیکس عہ) طلای طلسمی پیرانہ سالی کیوجہ سے یا بچہ جوانی کی غلطکاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہونچتی ہے اس طلا سے فائدہ اٹھائیں انشاء اللہ وہ ضرور ہی اس کو مفید پائینگے۔

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنے والا قیمت فی بکس ۴ ر

حکیم محمد حسین ولد حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی